کرسمس نمبر

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نور افشاں

آفتاب فضل

نمبر (۵۲) مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)

خداوند مسیح کی آمد

الفا و میگا کی آمد ہے ہا ہا | خود مجسم خدا کی آمد ہے ہا
شاد ارض و سما کی آمد ہے | سرور انبیا کی آمد ہے ہا
زیست کے مدعا کی آمد ہے

بلبلو! بوستاں کی آمد ہے | عاشقو! دلستاں کی آمد ہے
مونس جسم و جاں کی آمد ہے | دل کی تاب و تواں کی آمد ہے
راحت جاں فزا کی آمد ہے ہا

زخمیوں کی دوا کی آمد ہے ہا | وعدہ پُر وفا کی آمد ہے ہا
ناز و حسن و ادا کی آمد ہے ہا | عشوہ دلربا کی آمد ہے ہا
مہر رُخ و مہ لقا کی آمد ہے ہا

جو فرشتوں سے ہے کہیں بڑھ کر | ہے فلک جس کا کمتریں چاکر
جس سے کم رتبہ سارے پیغمبر | جس کا ہر لفظ زندگی پرور ہا
ایسے شیریں ادا کی آمد ہے ہا

خرمی سے ہیں پُر زمین و زماں ہا | حسن پر جس کے شیفتہ ہے جہاں ہا
آج اُس دلربا کی آمد ہے ہا

روئے روشن ہے جس کا ماہ منیر | رحم اور فضل جس کا عالمگیر
خاک بھی جس کے در کی ہے اکسیر | نہوا اور نہو گا جس کا نظیر
اب اُسی پیشوا کی آمد ہے ہا

گرگیا تھا گناہ سے گو انسان | پھاڑ ڈالا تھا کاغذ فرمان ہا
پر محبت سے ہو کے خود قربان | کردیا سارے کام کو آسان ہا
ایسے مشکل کشا کی آمد ہے ہا

سانپ کا زور آج ٹوٹ گیا | ظلمت و کفر اس جہاں سے ہٹا
جا کے گھر گھر تو بائبل کو رٹا | خوشی و خرمی و عیش منا ہا
آج ابن خدا کی آمد ہے ہا

کیوں شایق کرے ثنا خوانی ہا | پھٹ گئے ہیں حجاب ظلمانی ہا
دیکھ چمکا ہے ماہ نورانی ہا | جس کا ہمتا نہیں نہیں ثانی

خلق ہے آج ہر طرف شاداں | لوگ پھرتے ہیں جابجا فرحاں | راانند | مہر نور ضیا کی آمد ہے ہا

شایق

نُورافشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب + پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب +
شیخ ایم۔ ایل۔ میلا رام صاحب بی۔ اے + پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے
پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب

خدا مجسم ہوا۔

یہہ مسئلہ دشوار فہم تصور کیا جاتا ہی مگر حقیقت میں یہہ مسئلہ بہت مشکل نہیں ہی لیکن حضرت انسان نے اس کو مشکل بنا دیا۔ ہر قوم اور ہر زمانہ میں دینداروں کی یہہ خواہش رہی ہی کہ خدا کا دیدار حاصل کریں اور یہہ خواہش ہمکو بتلا رہی ہی کہ خدا کا دیدار پانا ممکن ہی۔ بلکہ اس سے آگے بڑھکر اسبات کا بھی یقین کرنا چاہئے کہ کسی نہ کسی وقت خدائے تعالیٰ اپنے عاشقوں کی آرزو کو پورا کریگا اور اپنا جمال باکمال دکھلا کر حیات ابدی عنایت کریگا۔ جب اس طرح خیال کرتے ہیں تو خدا کا مجسم ہونا ایک آسان مسئلہ ہو جاتا ہی کیونکہ وہ محبوب حقیقی اور معشوق ازلی اپنے دیدار فیض آثار کا جلوہ انسان کو اس طریقہ سے اچھی طرح دکھا سکتا ہی۔ فرشتوں کو اپنا جمال چاہے کسی اور صورت میں دکھاوے علاوہ اس کے اگر کوئی اور مخلوق ہو جس کی طبیعت میں عشق الٰہی کی تمنا ہو اُس کو بھی اپنی جھلک چاہے کسی شکل میں دکھائے لیکن انسان کے لئے انسان ہی بنکر کامل طور پر اور مناسب طریقہ پر تجلی دکھائی جا سکتی ہی۔ چنانچہ تقریباً ۱۹۰۰ برس گذرے کہ ایسا شخص دُنیا میں پیدا ہوا جو خدا مجسم تھا جس کے حق میں خدا خود گواہی دیتا تھا اور وہ خود فرماتا تھا۔ جس نے مجھکو دیکھا باپ کو دیکھا وہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہی اُس پر جس نے مجھے بھیجا ہی ایمان لاتا ہی۔ وہ جو مجھے دیکھتا ہی میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہی +

پیدا ہوا کلام سخن آفرین مسیح + پیدا ہوا زبان و دہن آفرین مسیح
پیدا ہوا زمین و زمن آفرین مسیح + پیدا ہوا ریاض و چمن آفرین مسیح
پیدا ہوا جو ساتھ خدا کے ازل سے تھا
ممتاز دہنے ہاتھ خدا کے ازل سے تھا

اگر ہم خدا کے مجسم ہونیکی ضرورت پر غور کریں تو اس سے بھی بخوبی واضح طور پر ثابت ہو جائیگا کہ اس مسئلہ کو خلاف عقل سمجھنا محض نامناسب ہی۔ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اُس کو اپنی صفات عالیہ سے ممتاز فرمایا ہر چند کہ وہ صفات مقدار میں ایک عظیم فرق رکھتی ہیں۔ انسان کی نسبت خدا کی محبت کا اندازہ ان الفاظ سے ہو سکتا ہی کہ جب خدا نے اور چیزوں کو بنایا تو کہا اچھا ہی اور انسان کے حق میں فرمایا کہ بہت اچھا ہی۔ ہم اس بات کو مثال دیکر زیادہ واضح طور پر سمجھانا چاہتے ہیں کہ کاریگر کسی بے جان چیز کو بناکر کس قدر خوش ہوتا ہی اور اپنے ہنر کی باریکیوں کو دیکھ دیکھکر جامہ میں پھولا نہیں سماتا تو خداوند تعالیٰ اس شاندار مخلوق یعنی انسان کو بنا کر کتنا خوش ہوا ہوگا کہ جس کی حقیقت حال کے سمجھنے میں لاکھوں کتابیں لکھی گئیں مگر افسوس کہ اِس بلند مرتبہ مخلوق نے فعل مختاری کی صفت پاکر اپنے آپ کو برباد کر ڈالا اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنیکے بجائے اپنے کو اس قابل بنایا کہ خدا کی پاکیزگی انسان کے گناہ کے پاداش میں غضب بنکر اس کو ہلاک کر ڈالے +

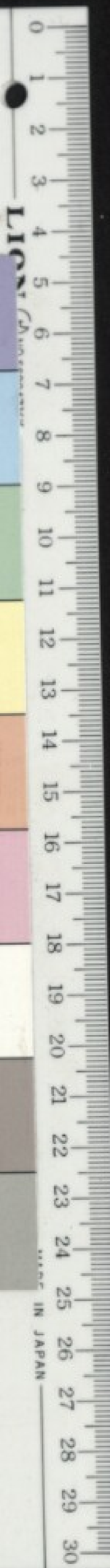
انصاف تھا جو چاہتا اُسدم خدائے پاک + انسان کو الم میں کرے قہر سے ہلاک
دست اجل سے پیرہن زندگی ہو چاک + دوزخ میں عصر جائیں بنی آدم اُسکے پاک

لیکن خدا نے حال پر ان کے نگاہ کی
تدبیر فی البدیہہ کی رفع گناہ کی +

اُس نے ارادہ کیا کہ میں گنہگار کو ہلاک نہ کروں بلکہ اُس کے گناہوں کو دور کرکے گنہگار کو اصلی حالت پر بحال کر دوں۔ ایسی حالت میں غور کرنا چاہئے کہ تقاضائے محبت الٰہی ہمارے لئے کیا کرے۔ اول تو یہہ کہ ایک ایسا انسان دنیا میں آوے جو ہمارے لئے نمونہ بنے اور ہم پر ظاہر کر دے کہ ہمیں کیا اور کیسا بننا چاہئے اور یہہ وہ انسان ہو جو گناہ سے خالی ہو اور شرع اور طبیعت کا بھی پورا لحاظ رہے۔ دوم ایسا صاحب قدرت ہو جو تمام بنی نوع انسان کا عوضانہ دیکر جرم سے بری کرا دے اور گناہ کی آلودگی کو دور کر دے اور خود فرمانبرداری اور فعل مختاروں کو فرمانبرداری کا سبق اچھی طرح سکھاوے +

ممکن نہ تھا کہ ہو فقط انسان سے وہ کام + ٹھہرا تھا جو نجات کے بارہ میں انتظام
رہ جاتی یوں حقیقت کفارہ ناتمام + لیکن اُلوہیت نے کیا اس کا انصرام
کامل ہر ایک کام کو عیسیٰ نے کر دیا +
کل کوڑی کوڑی قرض مسیحا نے بھر دیا

ہم بطور جملہ معترضہ کے کہتے ہیں کہ باعتبار اس موقع کے تین باتیں ایسی ہیں کہ جن پر الگ الگ مضامین لکھے جا سکتے ہیں اور بحث کی جا سکتی ہی مثلاً اوّل انسان فی الحقیقت خدا کے سامنے مجرم ہی دوم گناہ کے سبب سے وہ ناپاک ہو گیا ہی سوم خدا زبردستی کسی کو راہ راست پر نہیں لاتا بلکہ فعل مختاری کو قائم رکھکر اپنے فضل و محبت سے انسان کو کھینچتا ہی۔ اس وقت ان باتوں کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہی کیونکہ اکثر لوگ ان پر متفق ہیں لہذا ہم اپنے اصل مضمون کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور بڑے زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ ضرور تھا کہ نجات کا کام پورا کرنے کے لئے خدا مجسم ہو کیونکہ انسان ہی انسان کا نمونہ اور کفارہ ہو سکتا ہی جب سب انسان بگڑ گئے تو صرف خدا ہی کامل انسان بن سکتا اور اُسی کو یہہ قدرت و طاقت ہی کہ تمام بنی نوع انسان کا کفارہ ہو اور مجرم کو بری کرا کر اُس کو پاک کرے پس نتیجہ یہہ ہی کہ انسان کو بحال کرنے والا مجسم خدا ہی چنانچہ خداوند یسوع مسیح نے انسان بنکر ہمارے روبرو کامل نمونہ رکھدیا اور اپنی جان کو کفارہ میں دیکر انسان کو مجرمیت کی حالت سے بری کر دیا۔ بعد ازاں آسمان پر جاکر روح القدس کو بھیجا تاکہ انسان کے گناہ کی ناپاکی اور آلودگی دور کرکے اپنی طرف سبھوں کو کھینچ لے جیسا کہ لکھا ہی اگر زمین سے



اور اُٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا٭۔ یہہ بڑا دن کہلاتا ہے۔ ہر ایک آدمی کی زندگی میں حقیقت میں وہ دن بڑا ہے جبکہ وہ خداوند یسوع مسیح کی محبت سے کھنچا جاتا ہے اور اُس پر ایمان لاکر جرم کی حالت سے چھٹکارا پاتا اور روح القدس کی برکت حاصل کرکے گناہ کی ناپاکی سے دھویا جاتا اور اپنے میں گناہ پر غالب آتا اور نئی زندگی میں قدم مارتا ہے +

اے ناظرین اگر مسیحی ہو کر اب تک مسیح کی محبت کی کشش کو نہیں جانتے تو آج کے دن اُس کو اپنے دل کا خداوند بناؤ اور اگر غیر مسیحی ہو کر آج تک اس مسئلہ کو خلاف عقل جانکر دور رہتے ہو تو آج ہی اِس پر غور کرو اور اس مسئلہ کی حقیقت اور ضرورت کو اپنی نجات کے واسطے لازمی اور لابدی پہچان کر خداوند یسوع مسیح کے آگے سجدہ کرکر تھوما کیطرح ایمان سے کہو کہ اے میرے خداوند اے میرے خدا۔

اے مالک نجات مسیحا سلام لے + مختار کائنات مسیحا سلام لے

کرمجسمِ التفات مسیحا سلام لے + باقی ہے تیری ذات مسیحا سلام لے

اے واجب الوجود کر ایجاب بندگی

مجرا سلام کورنش آداب بندگی

کرسمس مبارک ہو

ناظرین نور افشاں کو ہم میری کرسمس وش کرتے ہیں ہمارے دل میں اس موقعہ پر مختلف قسم کے خیال اُٹھتے ہیں۔ بڑے دن کی آمد پر خاندانوں میں کیسے کیسے سامان مہیا ہوئے ہونگے۔ لڑکے اور لڑکیاں تو بڑے دن کی آمد پر ہفتوں پہلے منتظر رہے ہونگے اور آج اُن کی شادمانی کی کوئی حد نہوگی۔ مبارک مبارک جو ایسے دن خوشی مناتے ہوں گے پر کئی ایک باتیں اِس خوشی کے متعلق ہیں جن کو مدنظر رکھنا چاہیئے غالباً بعض خاندان ایسے ہونگے جن کے گھر میں خوشی کے بجائے بیماری کا زور ہے بعض ایسے ہونگے کہ جہاں سے رنج والم کی آواز آتی ہے اور کہیں قحط کے ستائے ہوئے ہونگے ایسے موقع پر ہم اُن کو نہ بھولیں بلکہ اُن کے درد و غم میں شریک ہوں اور اُن کے لئے دعا کریں اِن باتوں میں ہماری زیادہ خوشی ہونی چاہیئے بہ نسبت اس کے کہ ہم اِس موقعہ کو اپنی ہی غرض پورا کرنے کے لئے صرف کریں۔ بعض بھوکے پیاسے ہونگے جن کو ایک پیالہ ٹھنڈا بھی میسر نہ ہوگا اس وقت کرسمس ڈے کی روح اُن کے گھروں میں بھی خوشی کو پہنچائے تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ ملکر میری کرسمس کہہ سکیں۔ ہماری خوشی ہم پر ہی محدود نہ ہو بلکہ اُن کو بھی اپنی خوشیوں میں شامل کریں۔ مسیح کہتا ہے جس نے ایک پیالہ ٹھنڈا پانی میرے نام سے دیا وہ ضرور اجر پاویگا علاوہ اِس کے مسیح کی پیدایش سے لوگوں کے درمیان صلح آئی پس ہم صلح اور امن کا پیغام گھر گھر پہنچائیں نفاق کو چھوڑ دیں جنکو دکھ پہنچایا ہو عمل یا کلام کے ذریعہ سے اُن سے معافی طلب کریں۔ تاکہ ہمارا دل ہلکا ہو اور اُن کا خوش ہو۔

مسیح کی پیدایش ہمکو یاد دلاتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوا اِس موقع پر ہماری خوشی خداوند میں ہو ممکن ہے کہ بعض خاندانوں میں مسیح کے پیالہ کے بجائے شیطان کا پیالہ لبریز ہو۔ اگر ہم مسیح سے علیحدہ شراب اور دنیاداری میں ڈوبے ہوئے ہوں تو ہماری خوشی کامل اور حقیقی خوشی نہوگی بلکہ چند روزہ جسمانی خوشی ہوگی جس کا انجام ہلاکت ہے واجب ہے کہ ہم شراب اور دیگر خوشیوں سے کنارہ کشی کریں بیشک بڑا دن خوشی کا دن ہے لیکن ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ہمکو وہ حقیقی خوشی حاصل ہو جو اِس دن کا مدعا ہے ایک لاطینی شاعر کے قول کا ترجمہ یہہ ہے کہ تیری مرضی میں چین بہتری ہے اگر مے نوشی اور دیگر دُنیوی علتوں میں وقت کو صرف کرڈالیں تو سلامتی کے بجائے ہمارے دلوں پر بے چینی پیدا ہوگی +

ہم کو دعا کرنی چاہیئے کہ مسیح کی پیدایش خدا کو ہمارے نزدیک لائی اور آدمیوں میں رضامندی لائی کیونکہ جدائی کی دیوار درمیان سے الگ ہوگئی اور خدا نے ہمارے ساتھ میل کیا پس یہ ہمیں بھی واجب ہے کہ خدا سے میری کرسمس وش کریں یعنی میل کریں تاکہ ہمکو وہ پوری خوشی حاصل ہو جو آج کے روز حاصل ہونی چاہیئے +

اِس موقعہ پر شکر گذاری سے بھی مُنہہ نہ پھیرنا چاہیئے۔ آسمان پر خدا کی تعریف ہم اِس بات کو سوچیں کہ خدا نے گذشتہ سال ہمارے ساتھ کیا کیا سلوک کیا۔ ہمکو صحیح و سالم رکھا۔ وبا دکھ موت سے محفوظ رکھا لہذا ہم اُس کی تعریف میں دل کھولکر گیت گاویں ناشکر گذار نہ ہوں۔ خدا ہمارے نزدیک ہوا اس لئے ہم شکر گذاری کریں۔ مسیح میں ہمارے گناہوں کی معافی ہو اگر ہمنے اُس کو جانا ہو تو اُسکے شکر گذار ہوں کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ مانگو تو تمکو دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو تم پاؤ گے ہم اُن وعدوں پر خوش ہو کر شکر گذاری کے ساتھ اُس سے مانگیں۔ آجکل سنشا کلاس سے لڑکے و لڑکیاں کرسمس ڈے کی شب کو ولایت میں خالی موزہ دیواروں پر اس اُمید پر ٹانگ چھوڑتے ہیں کہ وہ آتا کچھ تحفہ جات اُن موزوں میں ڈال جاویگا اور صبح اُٹھکر کئی ایک انعام وہ اِس طرح حاصل کرتے ہیں۔ مسیح کی پیدایش یاد دلاتی ہے کہ خدا سے مانگو وہ تمکو عمدہ سے عمدہ انعام دیگا۔ کاشکہ ہم اُس سے مانگیں گنہگار اپنے گناہوں کی معافی اور نئی پیدایش اُس سے مانگیں وہ دیگا۔ مسیحی مرجع کا انعام اُس سے مانگیں وہ دیگا۔ ہم مکرر ناظرین کو میری کرسمس وش کرتے ہیں یعنی مبارکباد دیتے ہیں +

کرسمس ڈے کی تیاری نہیں یارو مبارک ہو

مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو

مسیحائے خداوند آج ہی دُنیا میں آئے تھے

اِسی یوم تولد کی خوشی پیارو مبارک ہو

ملیں گے جس طرح نوروز کو دوست آپس میں

خوشی سے اِس طرح تم بھی گلے مِل لو مبارک ہو

فٹ نوٹ

٭ اگرچہ اِس آیت کے اصلی معنی یہہ ہیں کہ مسیح ہمارے گناہوں کے لئے مصلوب ہوا لیکن مذکورۃ الصدر معنی بھی لئے جاسکتے ہیں +

مُراسَلات

کیا تمکو "بڑی خوشی کی خبر" مِلی ہے؟

"ہماری طبیعتوں کا خاصہ ہے کہ ہم اخبارات یا دیگر وسایل سے بہت سی خبریں سُنکر بعض دفعہ رنج اور بعض دفعہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں مگر وہ اظہار اکثر تھوڑی دیر کے لئے ہی ہوتا ہے کیونکہ یہہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اُس خبر کا تعلق ہماری اپنی یا اپنے رشتہ داروں کی ذات سے ہوتا ہے اُسی قدر ہمکو اُس خبر کے سُننے سے رنج یا خوشی ہوتی ہے مثلاً اگر میں یہہ بات سُنوں یا اخبار میں پڑھوں کہ کسی بیوہ کا ایک ہی لڑکا مرگیا ہے تو اس خبر کو سُنکر میں افسوس کرونگا مگر اس افسوس اور اُس افسوس میں کتنا فرق ہے کہ جو مجھکو اُس خبر کے سُننے سے ہوگا کہ میرا ہی اکلوتا بیٹا جو خوبصورت جوان اور ہونہار تھا اچانک مرگیا ہے۔ اسی طرح خوشی کا بھی حال ہے۔ ہم دوسروں کی بہتری کی خبر سُنکر ایسے خوش نہیں ہوتے جیسا کہ اپنی ذات کی نسبت کسی خوشی دینے والی خبر کو سُنکر خوش ہوتے ہیں غرضیکہ ہر ایک خبر کے سُننے سے ہم کو اُسی قدر رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ جس قدر اُس خبر کا تعلق ہماری اپنی یا ہمارے کسی رشتہ دار کی ذات سے ہوتا ہے۔

افسوس ہے کہ دُنیا میں عام طور سے دُنیوی نقصان اور فائدے کی خبروں کی نسبت رنج یا خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن روحانی نقصان یا فائدے کی خبروں کی بہت ہی کم پرواہ کی جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی نگاہ ایسی موٹی ہوگئی ہے کہ وہ جسم کے اندر روح کو کہ جس کے رہنے کے لئے ہمارا فانی اور استخوانی جسم بنایا گیا ہے دیکھ نہیں سکتا اور اُس کا دل ایسا خراب اور مُردہ ہوگیا ہے کہ جسمانی فائدے یا نقصان سے پرے روح کے فائدے یا نقصان کا خیال تک بھی دل کو آکر نہیں ہلاتا۔ افسوس ہے کہ انسان نے عارضی کو ابدی اور ابدی کو عارضی سمجھ رکھا ہے اور فانی کو غیر فانی اور غیر فانی کو فانی سمجھ رکھا ہے۔ اندھیرے میں جس طرح سے انسان کمرے کی چیزوں کو کہ وہ کہاں کہاں پڑی ہیں نہ جان کر اِدھر اُدھر ٹٹولتا پھرتا اور اِدھر اُدھر ٹھوکر کھاتا ہے اسی طرح سے انسان کا دل گناہ کے باعث تاریک ہوگیا ہے وہ اپنے حقیقی فائدے کو نہ جانکر اندھے کی مانند اِدھر اُدھر ٹٹولتا پھرتا ہے اور کبھی اُس چیز کے ساتھ اور کبھی اُس چیز کے ساتھ ٹھوکر کھاتا ہے۔ انسان کی یہہ حالت بڑے خطرے کی حالت ہے اس حالت میں ہر ایک انسان زندہ جہنم میں پڑا ہے اور جس طرح سے کوئی بے پھل درخت آگ میں جلانے کے لئے رکھا جاتا ہے اسی طرح سے ایسے انسان جو گناہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور جن کے لئے جسمانی فائدہ اور نقصان ہی سب کچھ ہے اور اُسی کیلئے اِس دُنیا میں جیتے چلتے پھرتے اور موجود ہیں ایسے لوگوں کو جس طرح سے اپنے کسی جسمانی چیز کے نقصان کی خبر سُننے سے رنج ہوتا ہے افسوس ہے کہ اِس بات کے سُننے سے کہ گناہ کی زندگی۔ موت کی زندگی۔ خدا کی نگاہ میں نفرتی زندگی۔ اور ہمیشہ کے دُکھ اور عذاب میں جانے والی زندگی اور غیر فانی روح کے برباد کرنیوالی زندگی ہے کچھ بھی رنج یا افسوس نہیں ہوتا ہاں اتنا بھی نہیں ہوتا کہ جتنا ہمکو کسی بیوہ کے اکلوتے بیٹے کے مرجانے سے ہوتا ہے۔ یا اس کی خبر سُننے سے کہ تمہارے گھر کو آگ لگ گئی ہے یا تم نوکری سے موقوف کئے گئے ہو*

ناظرین مہربانی کرکے اِس مضمون کو پڑھتے وقت ضرور یہاں ٹھہر کر اپنے دل کی حالت پر غور کیجئے کہ آیا آپکو اپنی گناہ آلودہ۔ جہنمی۔ اور خدا کی نگاہ میں مکروہ زندگی کے سبب سے کہ جو تم بسر کر رہے ہو یہہ خبر سُنکر کہ "ڈرپوکوں اور بے ایمانوں اور نفرتیوں اور خونیوں اور حرامکاروں اور جادوگروں اور بُت پرستوں اور سارے جھوٹھوں کا حصہ اُسی جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک میں جلتی ہے۔ یہہ دوسری موت ہے" تمہارے دل میں اپنی موجودہ خراب زندگی اور اُس کے انجام سے ویسا ہی رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ جیسا اپنے اکلوتے بیٹے کے اچانک مرجانے کی خبر سُننے سے یا اس اشتہار کو پڑھکر کہ "کیا تم نہیں جانتے کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے؟ فریب نہ کھاؤ کیونکہ حرامکار اور بُت پرست اور زنا کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور لٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے" ویسا ہی دُکھ ہوتا ہے کہ جیسا تم کو اپنی نوکری سے موقوف ہو جانے اور ساری عمر کے لئے قید خانے میں ڈالے جانے کے باعث سے۔ ناظرین اگر تم اِن دونوں آیتوں کو خوب غور کے ساتھ پڑھکر دیکھو کہ آیا تم بھی اِن اشتہاروں میں شامل ہو اور تم خدا کی بادشاہت سے محروم ہوکر آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے جاؤگے تو تمہیں مناسب ہے کہ آج اپنی حالت پر رنج اور افسوس کرو آج اس حالت سے نکلنے کے لئے دل سے خواہشمند ہو۔ اگر تم فی الحقیقت اپنے گناہوں سے اور اپنی موجودہ خراب حالت اور اُس کے نتیجے سے قایل ہوگئے ہو اور اس حالت سے نکلنے کی زوردار خواہش تمہارے اندر پیدا ہوگئی ہے اور تم نے اِس بات کو پہچان لیا ہے کہ تم گناہوں اور خطاؤں میں مُردہ ہو اور گناہ کرتے کرتے گناہ کے یہاں تک غلام ہو چکے ہو کہ نہ تو تم خود اپنے میں وہ زندگی پیدا کرسکتے ہو کہ جو گناہ کے برخلاف لڑے اور نہ ہی اپنے بندھنوں کو توڑکر غلامی سے رہائی حاصل کرسکتے ہو تو آج کا روز آپ کے لئے "بڑی خوشی" کی خبر لانے والا دن ہے "دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی کہ..... آج تمہارے لئے ایک نجات دہندہ پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے۔ لوقا $\frac{2}{10 و 11}$ *

پیارے ناظرین کیا یہہ خبر تمہارے لئے "بڑی خوشی کی خبر" نہیں ہے یہہ خبر تمہارے لئے اُسی قدر بڑی ہے کہ جس قدر تم کو تمہارے گناہ نفرتی اور مکروہ معلوم ہوتے ہیں اور تم نے جان لیا ہے کہ انہوں نے تمہاری روح کو کہ جو ساری دُنیا کی بادشاہت اور شان و شوکت سے بے حد گنا قیمتی ہے برباد کردیا ہے اور اُس کی صورت کو بگاڑ کر اپنا غلام بنا لیا ہے۔ اور اُس کے سوائے جب تم خداوند مسیح کی ذات پر بھی غور کرتے ہو کہ وہ جو باپ کے ساتھ ازل سے جلال اور قدرت

میں برابر تھا سب کچھ چھوڑکر دُنیا میں کہ جس کا وہ خود بنانے والا تھا مجسم ہوا اور دُنیا میں آکر اُسنے کسی بادشاہ کے ہاں کسی محل میں جنم نہیں لیا بلکہ غریب بڑہئی کے گھر کے ہاں بیت اللحم کی چرنی میں پیدا ہوا تاکہ نیچ سے نیچ اور دُنیا میں پست سے پست اور مفلس سے مفلس کا نجات دہندہ ہووے۔ کیا اِس سے بڑھکر اور کوئی خوشی کی خبر ہوسکتی ہو کہ بادشاہوں کا بادشاہ مجھ کنگال اور مفلس کو ہمیشہ کی موت۔ آگ کی جھیل اور جہنم سے بچانے کے لئے دُنیا میں اِس قدر پست حال ہوا۔ پیارے ناظرین اگر فی الحقیقت تم اپنے گناہ سے قایل اور اُس کی غلامی کو دیکھ چکے ہو تو آج کا دن تمہارے لئے بڑی ہی خوشی کا دن ہو۔ آج کا دن اِس لئے ہو کہ تم اپنی شکرگذاری کے اظہار میں اپنا سب کچھ ہاں اپنی جان اپنا مال اپنی دولت اپنی عزت اپنی حشمت کو مجوسیوں کی طرح جو سونا اور لوبان اور مُر نذر کے لئے لائے تھے مسیح کے قدموں میں نذر چڑہا دو اور باقی زندگی اُسی کی خدمت اور بزرگی کے لئے جیو۔ کیا آج تمنے ایسا کیا ہو؟ کیا آج تمنے شکرگذاری کے اظہار میں اپنا سب کچھ اُس کے ہاتھ میں دیدیا ہو یا آج شراب پیکر یا کھا پی کر اور اچھے اچھے کپڑے پہن اور ظاہری طور سے عبادت خانے میں آکر دل کو جو اُس کی ہیکل ہو کہ جس کو اُس نے اپنی سکونت گاہ بنانے کے لئے اپنے قیمتی لہو سے مول لیا ہو شیطان کے حوالہ کردیا ہو کہ وہ زیادہ قدرت اور مضبوطی کے ساتھ تمہارے دل پر حکومت کرے۔ اگر تمہارا یہہ حال ہو تو آج کا دن تمہارے لئے بڑی خوشی کی خبر کا دن نہیں ہو۔ بلکہ بڑے رنج اور افسوس کا۔

اگرچہ مسیح خداوند کو پیدا ہوئے تقریباً ۱۸۹۶ برس گذر چکے ہیں تو بھی وہ گناہگار انسان کے دل میں اُسی وقت پیدا ہوتا ہو کہ جب کوئی گناہگار اپنے گناہ سے قایل ہوکر اور سچی توبہ کرکے اُس پر ایمان لاتا اور اپنا دل اُس کو دیدیتا ہو۔ مسیح اِس طرح سے ہر روز گناہگاروں کے دلوں میں پیدا ہوتا رہتا ہو اور وہ وقت اُس گناہگار کے لئے کہ جس کے دل میں مسیح پیدا ہوا ہو بڑی خوشی کی خبر لانے والا وقت ہو مسیح نہ صرف گناہگاروں کے دلوں میں پیدا ہی ہوتا ہو بلکہ بڑہتا ہی جاتا ہو جس قدر کہ مسیح گناہگار کے دل میں بڑہتا جاتا ہو اُسی قدر انسان خودی اور ناپاکی اور دُنیا پرستی کی زندگی کی نسبت مرتا جاتا ہو اور جس قدر کہ انسان روز بروز اِس طرح سے آتا جاتا ہو اُسی قدر مسیح بڑھکر خدا کی صفات کو اُس انسان کے وسیلے سے ظاہر کرتا جاتا ہو۔ پیارے ناظرین اگر تم مسیحی کہلاتے ہو تو کیا تم میں مسیح پیدا ہوا ہو اور اگر پیدا ہوگیا ہو تو کیا تم روز بروز خودی اور ناپاکی اور دُنیا پرستی کی زندگی کی نسبت مرتے جاتے ہو اور کیا تم میں مسیح بڑہتا جاتا ہو اور کیا تمہاری زندگی سے خدا کی صفات ظاہر ہوتی ہیں یا نہیں اگر ایسا نہیں ہو تو تم اپنے بڑے خطرے کو پہچانو۔ وہ تمہاری موت نہیں چاہتا اُس نے اِس لئے آسمان کے تخت اور جلال کو چھوڑکر بیت اللحم کی چرنی میں جنم نہیں لیا اور دُکھ اور مصیبت اور مفلسی کی زندگی بسر نہیں کی اور لہو کا پسینہ نہیں بہایا اور صلیب کی لعنتی موت نہیں مرا کہ تم ہلاک ہوجاؤ۔ وہ تو تمکو بچانا چاہتا ہو بلکہ اپنے زخمی ہاتھوں سے تمہارے دل کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہو کیا تم اُس کیلئے نہیں کھولوگے؟ +

نتھانیل پریم داس

لاثانی بچہ

دُنیا میں عجیب وغریب قسم کی پیدائشیں ظہور میں آئی ہیں مگر فرشتوں نے صرف ایک ہی مرتبہ شیرخوار بچہ کی پیدائش کے موقعہ پر ستایش کے گیت گائے ہیں۔ اکثر اوقات شیرخوار بچوں کی عظمت کے لئے عمدہ عمدہ تحایف نظر کئے گئے ہیں۔ مگر مجوسیوں نے صرف ایک موقعہ پر مشرق سے ستارہ سے رہنمائی پاکر نوزاد بادشاہ کی تلاش میں سفر کیا ہو۔

بچوں کو بڑے بڑے نام دئے گئے ہیں۔ مگر اِس بیت اللحم میں تولد شدہ بچے کے برابر جس کو ۱۹۰۰ برس گذرے کسی کو نام نہیں دیا گیا۔ یسعیاہ نبی نے جو بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک تھا۔ اِس بچے کو پیغمبرانہ رویا میں دیکھکر گویا یہہ انعام عطا ہو چکا تھا۔ فتح مندی کے طور سے پکارا۔ ہمکو ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ایک بیٹا بخشا گیا۔ اُس کا نام عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ کہلائیگا۔ کیا کبھی کوئی اِس بچے کے موافق بچہ والدہ کی گود میں رہا ہو۔ طرفہ یہہ ہو۔ کہ یہہ والدہ کے سینے پر ہی سوتا رہا۔ اور تسلا کرتا رہا۔ اس خالق نے مخلوق کے ہاتھ پرورش پائی۔ مریم اپنے ہی بچے کی پرستش کرتی تھی۔ مجوسی اس کا مشرق میں ستارہ دیکھکر دور دراز سفر کرکے اِس ننھے بادشاہ کو تاج پہنانے کو آتے ہیں۔ فرشتوں کی جماعت آسمان کو چھوڑکر زمین پر نوزاد بچے کی مدح سرائی کرنے کو (کہ خدا کو عالم بالا پر جلال ہو آتری) بزرگ نیک شمعون ہیکل میں عیسےٰ بچے کو ہاتھ میں لے کر اپنی وفات کے لئے دعا کرتا ہو۔ کہ میں نے خداوند کی نجات کو دیکھ لیا ہو۔ ہیرودیس اِس نوزاد بچے کی پیدایش سنکر گھبرایا اور اپنے تخت کا خایف ہوا۔ جو کچھ کہ ہم بچے کی نسبت ۳۰ برس تک اُس کی زندگی کا حال جانتے ہیں۔ وہ یہہ ہو +

کہ ”وہ حکمت قد خدا اور انسان کے پیار میں بڑہتا چلا گیا“ یہہ نہایت حیرت انگیز بات ہو۔ کہ دُنیا کا خالق بغیر اسباب کے اظہار کئے کہ میں خدا ہوں۔ تیس ۳۰ سال تک جسم میں چھپا رہا۔ مگر آخر اُس کا جلال نمودار ہوگیا۔ یسوع ناصری نے خدائی خیالوں کو ظاہر کیا خدا کے کاموں کو کیا۔ اور خدا کی برابری کا دعویٰ کیا آسمان کی بادشاہت کو قایم کیا دُنیا کے فتح کرنے کا وعدہ کیا اپنی جان دینے اور پھر لینے کا دعویٰ کرکے اپنی موت اور جی اُٹھنے سے اُس کو ثابت کیا جس وقت سے یہہ بچہ بیت اللحم میں پیدا ہوا۔ اُسی وقت سے دُنیا کے خیالات روایت تواریخ میں بھاری تبدیلی۔ اِس سے بڑھکر کہ تسلو زبردست آدمیوں سے پیدا ہوئی اُس کے وسیلہ سے ہوگئی ہو۔ لاکھوں کی موجودہ اور زندہ زندگی کی اُمید کا مدار اِسی پر ہو۔ لاکھوں مسیحا کا نام دُنیا کے چوگرد گاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ایک بیٹا بخشا گیا۔ اور کہ اُس کا نام عجیب ہو۔ البتہ یہہ خدا کی بخشش عجیب ہو یعنے یہہ لاثانی بچہ جو دُنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتا اور دُنیا کی حکمت کو باطل ٹھہراتا



اور اس کی طاقت توڑتا ہے ابد تک رہیگا اور آخر کار ساری دُنیا کو درست کریگا۔ اور آخر کو دُنیا کے شور و شر کو مٹا دیگا دنیا خوش ہووے کہ خداوند آتا ہے۔ خدا کی بے بیان بخشش ہر ایک کے سامنے پیش کی جاتی ہے کہ اس کو لے لے اور اس بڑے انعام کے سبب سے کرسمس ڈے بڑا دن کہلاتا ہے۔ بعضے اسے مدت سے پیار کرتے ہیں اور اتنی دفعہ بڑا دن منایا ہے۔ اور اپنے تجربے سے سیکھا ہے۔ کہ وہ سچ مچ عجیب مشیر الٰہی فضل محبت اور طاقت میں دائم ہے۔ اور دکھیا دلوں کو تسکین بخشتا ہے۔ ایسے پُرانے دوستوں کو آیندہ بڑا دن بھی خوشی لاویگا۔ کہ وہ اپنے پچھلے دنوں کی زندگی کو مسیح کے لئے مقدس کریں۔ بعض لوگ بڑے دن کے گیت گاوینگے پر مسیح ان میں نہ ہوگا کیسی اُلٹی بات ایک گرجہ جس میں گود نہیں۔ ایک بدن جسمیں جان نہیں ایک محل جس میں خدا نہیں والدین کو بڑے دن اسی لاثانی بچے کے گیتوں میں کیسی لاثانی نعمت ملتی ہے۔ اے والدین اپنے بچوں پر زیادہ فکرمند نہوں کیونکہ خدا جسم میں بچہ بنا۔ کیا وہ ان کی محبت اور بوسہ کو بھول سکتا ہے؟ مترجم مسیح الدولا ناظر

قصیدہ

در تہنیت یادگار میلاد مقدس خداوند خدایگان فرزند خلاق دو جہان سرور عالم و عالمیان ربنا منجی ما و شما جناب عالی یسوع المسیح جل جلالہ و عم نوالہٗ۔

عروضہ کیدار ناتھ منت فرخ آباد

جو صفحۂ خور پہ کرے نقش اور نگار قلم
شعاع مہر سے کیوں نہ مستعار قلم

لکھے جو عارضِ عیسیٰ کی کچھ بہار قلم
تو بلبلوں کے پروں سے بنیں ہزار قلم

دواتِ گل عرقِ گل کی روشنائی ہو
گلاب کی ہوئے خار شاخسار قلم

دیئے جو مہرِ صداقت کے وصف میں نقطہ
یہہ تو نے عرش کے تارے کئے نثار قلم

بہارِ فیضِ مسیحا وہ ہے کہ ہو گلزار
لکھے ہزار سر کر خطِ غبار قلم

لکھو نگا گیسوئے مشکینِ ابنِ حق کی ثنا
خطا ہے ہو نہ اگر بیدِ مشک بار قلم

لکھا ہے اس نے مگر وصف شہسوار نجات
بنا جو عرصہ کا غذ پہ راہوار قلم

بڑے ٹبے میں بڑے دن کے جشن کے سامان
لکھے اگرچہ بہت کر کے اختصار قلم

ریاضِ بیت لحم میں پھلی نجات کی شاخ
ثمر سے کیوں نہو مضموں کے باردار قلم

جو کی گڈریوں نے مشہور شہر میں جاکر
اسی نجات کا لکھتا ہے اشتہار قلم

یہہ اُن دنوں میں شہنشاہ روم نے چاہا
ہر ایک نام کو لکھ کر کرے شمار قلم

گئے تھے یوسف و مریم بھی سوئے بیت لحم
کرے زبان کے لئے تاکہ انتظار قلم

وہاں تھا مجمع مردم کثیر بستی میں
رقم میں لا نہ سکے جس کا کچھ شمار قلم

عجیب نور گڈریوں نے رات کو دیکھا
چمک سے جسکی ہوا تھوں میں تابدار قلم

فرشتہ کرتے ہوئے حمد حق ہوئے نازل
سر ادب سے جھکا باصد انکسار قلم

مجوسیوں نے وہ پائی سعادتِ عظمیٰ
صفت میں جس کے کرے لفظ سو نثار قلم

خدا کے بیٹے کو مریم کی گود میں دیکھا
لکھے تو لکھ نہ سکے اس کا کچھ وقار قلم

ہماری فردِ عمل پر مسیح کے خون سے
پھرایا تو نے مرے باپ کردگار قلم

جو آفتابِ صداقت کی مہر ہو منت
شعاع مہر سے جب کر ہو تابدار قلم

بیت اللحم پر صلیب کا سایہ

بیت اللحم سے ہماری نجات کی صبح اور کلوری سے شام ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ ایسا دن ہے جس میں ہوا گرمی سردی اور نظارہ بالاتفاق ہیں۔ دونوں صبح اور شام کے دو دو وجہیت ہیں۔ مقدم الذکر میں ہم کو والدہ کی خوشی گڈریوں کی سادگی آسمانی گروہ کی مدح سرائی روشن ستارہ الٰہی ہدایت یافتہ مجوسی نظر آتے ہیں اور موخر الذکر میں قوموں کا یروشلم میں فراہم ہونا عشائے ربانی کے عظمت دار وعدے اور الٰہی محبت اور رحمت جو صلیب پر ظاہر ہوئی اور ہماری رہائی کے واسطے بڑی قربانیکا پورا ہونا خیال ہوتا ہے بیت اللحم اور کلوری دونوں پر یکساں بادل چھوتے ہیں اور طوفان آتے ہیں اور تاریکی چھا رہی ہے ایک طرف مسیح کے جنم دن کی روشنی ہمارے ایمان اور خیال میں گلگتے کے اندھیرے کو روشن کرتی ہے۔ دوسری طرف کلوری کی غمناک اور دھیمی روشنی مسیح کی طفولیت اور چرنی پر بازگشت کرجاتی ہے۔ ہمارے دل بیت اللحم کی بابت خوبصورت چیزوں اور امن اور خوشی ہی کے گمان کرلینے کے عادی ہیں۔ ہم آسمانی خوشی اور مریم کے دلی آرام کی نسبت خیال کرتے ہیں مگر وہ قریباً تھوڑے ہی عرصہ بعد مسیح کے شرم اور تکلیف اور رد کئے جانے کے کام میں اس کی شریک ہوجاتی ہے۔

شاید وے ہی ہیں جو فرشتے کے مسیح کی پیدایش کی بابت ناصرت میں خبر دینے اور اُس کے شفیع بچہ کو اول مرتبہ گود میں لینے کے وقت تک منتظر رہے تھے اعلیٰ درجہ کی شادمانی کا وقت متصور ہوتا ہو۔ تلوار نے فوراً اُس کے دل کو چھیدنا شروع کر دیا۔ کیونکہ آٹھویں یوم بچہ کو والدہ سے لیکر وہ پردرد رسم ختنہ عمل میں لا کر اُس کا نام عیسیٰ رکھا گیا جس سے ہم کو عیاں ہوتا ہو کہ کتنی جلدی دُنیا کے شفیع کی تکلیفات شروع ہوگئی۔ چالیس دن بعد ہیکل کا خداوند ہیکل میں لایا گیا۔ اور مریم نے اپنی جگہہ مسکینوں میں جن کا مسیح کو حامی ہونا تھا اختیار کی۔ مسیح کی طفولیت سے صلیب کے سایہ کو جدا کرنا ناممکن امر نظر آتا ہو۔ کیونکہ شمعون کی جلالی پیشین گوئی کے بعد فوراً مصر کو بھاگنا پڑا۔ اور اُس جگہہ جہاں چند ہفتہ پیشتر فرشتوں نے مدح سرائی کی تھی وہاں بیت الحم کی غمناک ماؤں کے اپنے بچوں کیلئے رونے اور چلانے کی آواز سنی جاتی ہو کیوں مسیح کی آمد جس کی غرض سلامتی اور رضامندی قایم کرنا تھا بیت لحم کی نامزاوار ماؤں کے غم سے ملحق ہو کہ یہہ سوال خدا کی اخلاقی شریعت کی عین بنیاد تک پہنچتا ہو؟ کیوں مریم خود کے بیٹے کی چیدہ والدہ کا تجربہ جنکی پستی اور آخری صلیب کا بڑا عذاب ہوا؟ کیوں دُنیا کی نجات ایسے پر درد عمل سے ہوئی؟ کس لئے جو کچھ ہماری زندگی میں عمدہ ہو جھگڑے اور تکلیف اور مایوسی کے بعد ظہور میں آتا ہو؟ تو ہم اُس کو بخوبی نہیں سمجھ سکتے لیکن جو کچھ کہ گناہ کے باعث اِس لعنتی دُنیا کا قانون ہو ہم اُس کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بدون خون بہائے نجات نہیں اور بغیر دُکھ اور تکلیف کے کوئی اخلاقی ترقی نہیں۔ صلیب کا راستہ بادشاہی کا راستہ ہو۔ جو کچھ ہم کھو دیتے ہیں اُس کو حاصل کرتے ہیں۔ مرنے سے ہم جیتے ہیں اپنی جان دینے سے ہم اُس کو ہمیشہ کی زندگی کے لئے بچاتے ہیں۔ بیت لحم اور کلوری خدا کی بے بہا محبت کے انکشاف میں اور اُس کی رضامندی ہمارے لئے ہمارے ساتھ دُکھ اُٹھانے میں ایک ہی ہیں مبارک ہو وہ روشنی جو اندھیرے میں سے چمکتی ہو اور دن جو اُس سے طلوع ہوا جو ہمارے سفر کو پیدایش سے موت تک روشن کرتا ہو۔ اور مبارک ہیں وہ لوگ جو مسیح کی زندگی کے بھید کو دریافت کرکے آرام اور خوشی کو اور پُر اُمید سچے دلوں سے جو کچھ خدا اُن پر بھیجتا ہو اور اُسکی محبت اُن کو مجبور کرے اُس بات کے کرانے کو جو وہ اُن کو حکم دیتا ہو منظور کرتے ہیں +

مترجم

خاکسار مسیح الدولہ

مُکالمہ

درمیان کرسمس و کلیسیا جامع

بُوڑھا عیسائی۔ اے کرسمس تو میرے واسطے کیا لایا ہو

کرسمس۔ سن بزرگا میں تیرے واسطے کیا لایا ہوں
موت کا خوف تیرے دل سے ہٹا آیا ہوں
گور سے خوف نہ اصلا تو رکھنا ہرگز
قبر کا سنگ گراں تیرا اُٹھا آیا ہوں

جوان مسیحی۔ اے کرسمس تو میرے واسطے کیا لایا ہو

کرسمس۔ لایا ہوں تیرے واسطے اُمید لقا کی
دہشت تو رکھے دل میں اگر پیار خدا کی
شیطاں سے لڑے ہو کے جوانمرد اگر تو
میں دونگا تجھے اُسپہ فتح پیارے سدا کی

مسیحی لڑکا۔ اے کرسمس تو میرے واسطے کیا لایا ہو؟

کرسمس۔ چھوٹے لڑکوں کو میرے پاس تو آنے دیجئے
اُن کو رُوح پاک کا انعام بھی پانے دیجئے
آسماں کی ہو شہنشاہی تو ایسوں ہی کی
اُن کو آرام میری گود میں پانے دیجئے

بھوکا مسیحی۔ اے کرسمس تو میرے واسطے کیا لایا ہو۔

کرسمس۔ روٹی ہوں تیرے واسطے میں جان بقا کی
جو کھائے مجھے اُسکو نہ ہو موت سدا کی
دیتا ہوں اُسے گوشت میں اپنے بدن کا
ہو خوب مزیدار یہہ لایق ہو غذا کی۔

پیاسا مسیحی۔ اے کرسمس تو میرے واسطے کیا لایا ہو

کرسمس۔ آب حیواں ہو میرے پاس تو آ کر پی لے
اُسکو پی کرکے ملائک کی طرح پیر جی لے

مُردہ مسیحی۔ اے کرسمس تو میرے واسطے کیا لایا ہو

کرسمس۔ قُم باذنی کی صدا واسطے تیرے لایا
زندگانی کا تیرے واسطے تحفہ پایا۔
موت سے ڈر نہ ذرا زندگی میں ہوں تیری
میں تو تیرے ہی لئے جان فلک سے آیا

واعظ۔ اے کرسمس تو میرے واسطے کیا لایا ہو۔

کرسمس۔ ہو مبارک تجھے واعظ تیرا اُستاد آیا
شادمانی کا تیرے واسطے میلا آیا۔
تیرا اُجڑا ہوا گھر کرنے وہ آباد آیا۔
تجھسے کمزور کی کرنے کو ہو امداد آیا

جب وقت پورا ہوا خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا

(گلتی ۴ ۴)

ہمیں معلوم نہیں کہ وہ کونسی رات تھی جب آسمانی قاصد وں نے آسمانوں کا دروازہ کھولا تا کہ ایک مژدۂ دلپذیر کے ساتھ زمین پر نمودار ہوں۔ اور غریب چرواہوں پر میٹھی آوازوں اور پُر مضمون غزلوں سے اُس عظیم الشان واقعہ کو ظاہر کریں جو دُنیا کی تاریخ میں عدیم المثل اور بینظیر ہو۔ گو ہم صحیح طور پر یہہ نہیں بتا سکتے کہ وہ کونسا مہینہ تھا اور کونسا دن اور کونسی گھڑی جب قادر مطلق اور ابدیت کے شہزادے نے

اپنے آلی تخت سے اتر کر اور اپنے نوری لباس کو اتار کر جامۂ انسانی کو دربر کیا اور خادم کی صورت اختیار کر کے مریم کی گود کو آراستہ کیا۔ تاہم الہام کی ہدایت سے ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ جب وقت پورا ہوا تب خدا نے اپنے بیٹے کو اِس دنیا میں بھیجا۔

جب وقت پورا ہوا۔ پہلا آدم اِس دنیا میں اُس وقت آیا جب وقت پورا ہوا۔ الہام اور علم جی آلوجی کے صفحوں سے خوب روشن ہے کہ آدم کے قدم رکھنے سے پیشتر زمین کی صورت اور انتظام میں کیسی کیسی تبدیلیاں اور کیسے کیسے تغیرات وقوع میں آئے۔ زمین ویران اور سنسان تھی۔ خالق نے اپنے دست قدرت سے اِس ویران اور سنسان زمین کو رہنے کے لائق بنایا۔ سمندر اور خشکی کو تیار کیا۔ فضا کا شامیانہ تنا۔ ستاروں کے آسمانی چراغ روشن کئے۔ نظام شمسی کو ترتیب دی۔ کشش ثقل کو قائم اور کشش اتصال کیمیا کو مقرر فرمایا۔ طبقۂ نباتات کو سبزہ اور پھولوں سے آراستہ اور حیوانات کو دولت زندگی سے مالا مال کیا۔ جب یہہ سب کچھ ہو چکا تب آدم جو اِن تمام چیزوں سے تمتع اٹھانے کو تھا اور جو اُن پر حکمرانی کرنے کو تھا اِس دُنیا میں آیا۔ اُس کے آنے کیلئے ٹھیک اور موزون وقت یہی تھا۔ دُنیا اب اُس کے استقبال کیلئے تیار تھی۔ ہر چیز جو اُسکے آرام اور خوشی اور دوامی رہائش کیلئے ضروری اور لازمی تھی تیار ہو چکی تھی۔ تمام اشیاء اپنے موقعوں پر تیار ہو کر آدم کی راہ دیکھتی تھیں۔ اور جب وقت پورا ہوا خدا نے آدم کو بھیجا۔

دوسرا آدم۔ بھی اُس وقت نمودار ہوا جب وقت پورا ہوا۔ اگر یہہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر یسوع ہی بنی آدم کا نجات دینے والا ہے تو وہ کیوں ابتدائے عالم کے ساتھ ہی ظاہر نہ ہوا؟ جواب اس کا یہہ ہے۔ ابھی وقت پورا نہ ہوا تھا۔ پہلا آدم اُسوقت ظاہر ہوا جبکہ تمام چیزیں جو اُس کے لئے ضروری تھیں تیار ہو چکیں۔ اِسی طرح دوسرا آدم بھی اُسوقت ظاہر ہوا جبکہ دُنیا کے اخلاق اور انتظام میں وہ تبدیلات وقوع میں آچکے جنکا ظاہر ہونا قبل اُس کے آنے کے ضروری تھا۔

ہمارے دعوے کی صحت کو واقعات ثابت کرتے ہیں۔ مسیح میں اپنا فضل اور محبت ظاہر کرنے سے پیشتر خدا انسان پر روشن کرنا چاہتا تھا کہ وہ کیا ہے اور اُس میں کیا ہے۔ سنکھیا سے ملے ہوئے پانی کی شکل اور صورت قریباً ایسی ہی ہوتی جیسے خالص پانی کی لیکن کیمیا گر کو ایسی بوٹیاں اور ایسی ادویات معلوم ہوتی ہیں جن سے وہ ثابت کر دیتا کہ اِس پانی میں زہر ملی ہوئی ہے اسیطرح خدا نے مختلف وسایل اور طریقوں سے انسان پر ظاہر کر دیا کہ تجھ میں سنکھیا ملا ہوا ہے تجھ میں گناہ کرنے کی اور گناہ میں مبتلا ہو جانے کی کمزوری موجود ہے۔ تجھ میں گناہ سرایت کر چکا ہے اور تو اِس زہر کی تاثیر اور قدرت کو دور نہیں کر سکتا۔ میرے فضل میں اِس زہر سے تجھ کو رہا کرنیکی قدرت ہے۔ سوائے اُس کے تیرا کوئی چارہ نہیں۔

باغ عدن کے درمیان انسانیت پہلے آدم کی صورت میں دکھائی دیتی۔ وہاں وہ اپنی جوانی کے عالم میں نظر آتی ہے۔ اُسکی قوتیں تر و تازہ اور اُس کی لیاقتیں اور قابلیتیں عالم شباب پر ہیں۔ عین پاکیزگی کی حالت ہے۔ لیکن اِس بے عیبی کی حالت میں بھی انسان اپنی طاقت اور قدرت سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ شیطان کے مقابلہ میں وہ کمزور نکلتا ہے۔ مغلوب ہو جاتا ہے گر جاتا ہے ہاں بغیر خدا کے فضل کے اُسکا کوئی ٹھکانا نہیں۔ آدم گر گیا۔ اب بھلے اور بُرے میں تمیز کرنے کی قوت آگئی۔ دیکھیں اب وہ اپنے آپ کو بچا سکتا ہے یا نہیں۔ لوگ اکثر ضمیر ضمیر پکارتے ہیں آدم کے گرنے اور شریعت کے دئے جانے کے درمیان خدا نے انسان کو کئی ہزار برس تک ضمیر کی ہدایت پر چلنے دیا۔ لیکن ضمیری چراغ سے بھی کام نہ نکلا۔ اِس ہادی نے بھی انسان کو تاریکی اور ظلمت سے۔ گمراہی اور گم گشتگی کی حالت سے کماحقہ طور پر نجات نہ دی۔ بلکہ ہم اُس زمانہ کی تصویر ذیل کے ہیبت ناک الفاظ میں کھینچی ہوئی دیکھتے ہیں۔ "خدا نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی ہے اور اُس کے دل کے تصورات اور خیال روز بروز صرف بد ہی ہوتے ہیں"۔ پھر ہم تھوڑی دیر کے بعد اُس زمانے میں داخل ہوتے ہیں جو شریعت کا زمانہ کہلاتا ہے بالکل آوازیں بالاتفاق بلند ہو رہی ہیں۔ شریعت۔ شریعت۔ یہی چاہئے اور بس۔ خدا نے شریعت بھی دیدی گویا شریعت دیکر یہہ کہا لو یہہ میری مرضی کا اظہار ہے۔ میں یہہ چاہتا ہوں۔ اس کو بجا لاؤ دیکھیں اِس میں کہانتک کامیاب نکلتے ہو۔ اِس کی شریعت کامل اور پاک اور سچی ہے۔ اور جونہی اُس نے انسان سے میل کھایا اُس نے ظاہر کر دیا کہ انسان میں کیا ہے۔ شریعت پانے کے بعد پہلا کام انسان کا یہہ تھا کہ اُس نے بچھڑے کو معبود مقرر کیا اور اُن تختیوں کو جنپر شریعت ثبت تھی توڑ ڈالا تھا۔ شریعت کی میزان میں کون پورا نکلا ہے۔ شریعت صرف یہہ ظاہر کرتی ہے کہ انسان میں گناہ کا زہر ملا ہوا ہے۔ وہ یہہ کہتی ہے کہ اے انسان اِس زہر کو دور کرنے والا کیمیا گر میں نہیں ہوں۔ ایک اور ہے۔ شریعت ہمیں مسیح تک پہنچانے میں ہمارا اُستاد ٹھہری۔ خدا نے انسان کو اِن تمام رہگذروں سے نکالکر دکھا دیا کہ الٰہی فضل کے بغیر تیرا کچھ چارا نہیں۔ تو اپنی قوت کو ہر طرح آزما چکا اور اپنے تئیں کمزور اور لاچار ثابت کر چکا ہے۔ اب میں اپنے بیٹے کو بھیجتا ہوں۔ اور ہم شمعون میں اُن لوگوں کا نمونہ پاتے جو مسیح کی آمد کے وقت خدا کی نجات کو دیکھنے کے منتظر تھے۔ انسان اُس کو قبول کرنے کو تیار تھا۔

دیگر صورتوں میں بھی دُنیا اُسکے لئے تیار تھی۔ یہودی اپنی قربانیوں اور ہیکل کی خدمات کے ذریعہ سے اس کے کفارہ کی پُر راز تعلیم کو سمجھنے کیلئے تیار تھے۔ "دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اٹھا لیجاتا ہے" یوحنا بپتسمہ دینے والے کے یہہ الفاظ غیر مانوس نہ تھے۔ یہودی قوم نے جگہ جگہ پھیل کر خدا کے کلام کو پھیلا دیا تھا۔ اور خدا کے کلام کے مقابل میں غیر قوموں کی بت پرستی اور بد اخلاقی آشکارہ ہو گئی تھی۔ لوگوں نے وہ تعلیمات اختیار کرنی شروع کر دی تھیں جو یہودی اور مسیحی مذہب میں مشترک تھیں۔ یونانی علم نے ایک طرف تو سکندر اعظم کی فتوحات کی رہنمائی سے جا بجا راہ پائی اور یونانی زبان کو دنیا کی زبان بنا کر نئے عہدنامے کی زبان بنایا اور دوسری جانب لوگوں نے یہہ کلمہ



کیا کہ جن مذہبوں اور ملکوں کی تم پیروی کر رہے ہو۔ یہہ قدر دھوکے کی ٹٹی ہی پایدار نہیں۔ رومی فتوحات نے اور رومی قانونوں نے ملکی اتحاد میں نئی روح پھونک دی۔ ملک ملکمیں ربط۔ شہر شہر میں میل پیدا ہو گیا۔ سڑکیں بن گئیں۔ راستے تیار ہو گئے مسیح کے منادوں کیلئے انجیل خوشخبری کو جگہ بجگہ پہنچانے کو سب سامان تیار ہو گئے۔ ایسا وقت تھا جب خدا نے اپنے بیٹے کو اِس دنیا میں بھیجا ۔

پیارے پڑہنے والے اِس سے بہتر وقت کوئی اور تجویز ہو سکتا تھا۔ کیا تم کر سکتے ہو؟ پر میرے اور تیرے لئے اے پڑہنے والے ایک دو باتیں اور ہیں جو اِس سے بھی ضروری ہیں اول یہہ کہ خدا نے اپنے بیٹے کو کس طرح اِس دُنیا میں بھیجا۔ وہ عورت سے پیدا اور شریعت کے تابع ہو کر اِس دُنیا میں آیا۔ اگرچاہتا تو بادلوں کے تخت پر اپنی عظمت اور حشمت کا جلوہ دکھاتا ہوا فرشتوں کی بے شمار فوجوں کے ساتھہ شاہانہ دبدبے اور رعب وداب کے ساتھہ آسکتا تھا۔ لیکن نہیں وہ اِس طرح نہیں آیا گو دوسری دفعہ اِس طرح آئیگا۔ وہ فرشتوں کی ربط نوازی اور کروبیوں کی مدح سرائی کو چھوڑ دیتا۔ وہ سرافیم کی تعریفوں سے کنارہ کرتا اور ابن آدم بنکر اِس دُنیا میں آتا ہے۔ خدا کا بیٹا۔ ازلی کلام۔ باپ کا ہمتا۔ عورت سے پیدا ہو کر اِس دُنیا میں آتا ہے! یہہ کیسی عجیب بات ہے۔ اے مصیبت زدے۔ اے پنجہ غم کے گرفتار۔ اے قید گناہ کے اسیر۔ اے دکھے دیکھ۔ عمانوئیل خدا ہمارے ساتھہ تیرے دُکھوں اور تیری مصیبتوں کی دوا تیرے لئے تیار ہے۔ یسوع عمانوئیل میں خدا انسان کے ساتھہ ہمیشہ رہتا ہے۔ اور جب خدا ساتھہ ہے پھر انسانیت کو کیا خطرہ اور کیسا ڈر۔ آج کلام مجسم ہوا ہے۔ آج ہیبت الٰہی کے بھید کھل گئے۔ مسیح میں اُس کی صورت نظر آتی ہے۔ خدا کا سارا کمال اُس میں مجسم ہو رہا۔ اُس کے جلالی خزانے یسوع انسان کی ذات میں چھپے ہیں اور اس لئے چھپے ہیں تاکہ تو اور میں اُن کو کام میں لائیں۔ آہ اگر ہم آج اِس بات کو سیکھیں تو ہمارے لئے حقیقت میں یہہ دن بڑا دن ہوگا۔

سب کچھ اُس میں تیار ہے۔ کوئی حاجت ایسی نہیں جو بر نہ آئے۔ کوئی ضرورت ایسی نہیں جو رفع نہ ہو۔ سوائے گناہ کے انسانیت میں کونسی بات ایسی ہے جو کمال کے ساتھہ اُس میں نہیں پائی جاتی؟ اُس میں حکمت اور معرفت کے خزانے چھپے ہیں۔ پھر کس لئے افلاس۔ کس لئے غریبی۔ کس واسطے ہماری حالت ناداری کی حالت ہو۔ آؤ پیارے بھائی اور مفت لو۔ وہ عورت سے پیدا ہوا ہے۔ وہ تمہارا ہم جنس ہے۔ تمہارا بڑا بھائی۔ جب وہ اِس دُنیا میں تھا۔ وہ اکثر اپنے تئیں ابن آدم کہا کرتا تھا۔ عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ۔ یہہ سارے نام جو اپنے جلال میں آفتاب سے زیادہ چمکدار تھے اُس کے سامنے موجود تھے۔ اور اُسی کے نام تھے۔ پر نہیں اُس کا دلخواہ اور پسندیدہ نام جو ہردم اُس کے لبوں پر رہتا تھا ابن آدم تھا۔ واہ کیا ہی زینت انسانیت کی اِس جلالی نام سے ہو گئی کیسی عزت اور توقیر بنی آدم کی خدا کے بیٹے نے اِس نام کو اختیار کر کے بڑہا دی۔ سچ سچ اے یسوع تو نے یہہ نام لیکر ہمارے خاک کے تودات کے گلے میں ستاروں کا ہار ڈالدیا اور انسانیت کے سر پر نور کا تاج رکھدیا۔ تیری محبت اور تیرے پیار کو ہمارے وہم کا پیمانہ کب ماپ سکتا ہے؟ تو ہمارے گوشت میں کا گوشت اور ہماری ہڈی میں کی ہڈی ہے تو ابن آدم کہنا شرماتا نہیں۔ اور ہم بھی تیرے غلام کہلانے سے شرماتے نہیں۔

اے عزیز ناظر مسیح کے آنے میں اس سے بھی زیادہ تعلق کی باتیں ہیں۔ وہ نہ صرف عورت سے پیدا ہو کے بلکہ شریعت کے تابع ہو کے آیا۔" جو عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہوا۔" اِن الہامی الفاظ پر خوب غور کرنا چاہئے۔ اُن سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ عورت سے پیدا ہو کر شریعت کے تابع ہونا مسیح کے لئے لازمی نہیں بلکہ ایک اختیاری امر تھا۔ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عورت کے بطن میں آنے سے پہلے موجود تھا۔ کہ وہ ازلی اور ابدی ہے اور انسان کا عوضی ہے۔ ہاں یہی کہنا کہ وہ عورت سے پیدا ہو کے شریعت کے تابع ہے اُن تمام باتوں کو ختم کرتا ہے۔ موسیٰ کی نسبت۔ یا داؤد کے حق میں۔ یسعیاہ کے بارے میں ایسے الفاظ کبھی نہیں کہے گئے۔ اور کیوں کہے جاتے جبکہ فرض ہے کہ وہ شریعت کے تابع ہو اُس کے حق میں یہہ کہنا محض فضول ہے کہ وہ شریعت کے تابع ہوا۔ وہ تو ہی ہے۔ اور نہ ہم کبھی کسی نبی یا کسی بادشاہ کی نسبت یہہ کہتے ہیں کہ وہ عورت سے پیدا ہوا۔ ہم اپنے روزمرہ گفتگو اور بول چال میں کبھی کسی کی نسبت یہہ نہیں کہتے کہ آج فلاں شخص عورت سے پیدا ہو کے دُنیا میں آیا۔ ایسا کہنا زبان کی لطافت کھو دیگا اور ہمکو احمق ٹھہرائیگا لیکن یسوع کی نسبت یہہ الفاظ بولے گئے ہیں اور اِن سے اور کوئی بات بجز اِس کے کہ وہ اپنی مرضی سے اِس دُنیا میں آیا اور شریعت کے تابع ہوا ظاہر نہیں ہوتا۔ پر وہ کیوں شریعت کے تابع ہو کر آیا۔ تاکہ اے پیارے بھائی اور اے پیاری بہن میرے اور تیرے لئے خدا کی شریعت کو پورا کرے اور خدا میں اور ہم میں میل کرائے۔ جب میں یسوع کیطرف دیکھتا ہوں تو مجھے اُس کے شخص میں اِنسانیت اور الوہیت دونوں صلح اور امن کے ساتھہ بود و باش کرتی دکھائی دیتی ہے۔ وہاں انسانیت الٰہی ذات سے عداوت اور مخالفت نہیں رکھتی۔ نہ بغاوت کا علم بلند کرتی ہے۔ وہاں سلامتی کامل درجہ تک نظر آتی ہے۔ زمین پر سلامتی یہہ فرشتوں کی غزل کا مضمون تھا۔ ہاں اِس سلامتی کے شہزادے نے آکر انسان اور خدا میں میل اور سلامتی پیدا کی۔ اے ضمیر تیرا بھی کانٹا سا کھٹکتا رہتا تھا یسوع نے شریعت کے تابع ہو کر تیری خلش اور کاوش کو دور کیا۔ اب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہم میں اور ہمارے خدا میں میل ہوا۔ اے تعصب کی دیوار جنہوں نے یہودی اور غیر قوم کو۔ یونانی اور بربری کو۔ برہمن اور شودر کو جدا کر رکھا تھا اُس کی حکمت اور قدرت نے تمکو بھی ڈھا دیا اور ہم اُس میں ایک تن ہو کے نیا انسان بنے ہوئے ہیں۔ اے گم گشتہ بھیڑو۔ اے گرگ گناہ کے ناخنوں سے چھدی ہوئی گوسفندو اے معصیت کی غاروں میں کھوئے ہوئے لیلو تمہاری جانوں کا گڈریا تمہیں ڈھونڈھنے اور بچانے کے

لئے آگیا ہے۔ سلامتی پاؤ۔ سلامتی کا شہزادہ دُنیا میں آیا ہوا ہے۔ اے میری جان آراستہ ہو۔ کیا تو اُس کے قبول کرنے کو تیار ہے۔ دُنیا نے بجائے پھولوں کی سیج کے بجائے سنہلے گہوارے کے یسوع بچہ کو سرائے میں ایک چرنی دی تھی۔ تو کونسی جگہ اُنہیں کیلئے تیار کرتی ہے۔ اے ابن آدم میں کیا چیز ہوں۔ وہی جو تیرا کلام بتاتا ہے ایک کیڑا۔ میرے لئے اے افلاک کے حاکم میرے لئے اے سیاروں اور ستاروں کے بادشاہ میرے لئے اے فضا میں آفتاب کے لئے خیمہ کھڑا کرنے والے حکیم اور قادر۔ میرے لئے آسمانی کو چھوڑا اور پستی اختیار کی۔ میرے لئے صلیبی موت سہی اور قبر میں رہا۔ میرے پاس کیا ساز و سامان ہے کہ تیری تشریف آوری کے لئے تیاری کروں۔ میرے پاس ایک ہی چیز ہے وہ میں تیرے سپرد کرتا ہوں اور تادم مرگ تیرے ہاتھ میں رہیگی۔ میرا دل ہے اور اُس میں سدا رہو اے تھکے ماندے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے گنہگار عمانوئیل خدا ہمارے ساتھ آگیا ہوا ہے۔ اب تو آرام کے لئے اُس کے پاس آ۔ تب تیرے لئے آج کا دن حقیقت میں بڑا دن ہوگا دسمبر کی پچیسویں کا دن بہت چھوٹے دنوں میں سے ایک چھوٹا دن ہے۔ البتہ رات تو بڑی ہے۔ بڑا دن یا تو وہاں ہے جہاں روحانی اور دلی سلامتی ہے یا وہاں جہاں دکھ اور مصیبت ہے۔ جہاں ایک ایک منٹ درد اور غم کے مارے۔ ایک ایک لمحہ کراہنے کی آہوں سے پہاڑ نظر آتا ہے اور ساعتوں اور صدیوں کے برابر دکھائی دیتا ہے۔ کیا اے عزیز تو یہہ سمجھتا ہے کہ بڑا دن وہاں ہے جہاں یاروں کی مجلسیں گرم ہیں۔ جہاں ارباب نشاط اور خوش گلو گویوں کی میٹھی آوازیں اور رقت انگیز غزلوں سے وجد کا عالم طاری ہو رہا ہے جہاں پھلوں سے اور پھلدار برتنوں سے سجی ہوئی میزوں پر کیک اور مٹھائیاں چنی ہوئی ہیں۔ جہاں شاید دختِ رز بھی بلور کے نقاب میں سے گلابی چہرہ دکھا رہی ہے۔ کیا وہاں بڑا دن ہے نہیں وہاں شاید سب سے چھوٹا دن ہے۔ ایسے مشغلوں میں وقت چیل کیطرح چلتا اور عقاب کے پروں سے اُڑتا ہے بڑا دن وہاں ہے جہاں مسیح عمانوئیل سکونت پذیر ہے۔ وہ آیا ہے۔ پیارے

بھائی اور بہن تو بھی آ۔ اور اُس کو قبول کر۔

طالب از سہارنپور

مخمس از طبع زاد بابو ریو کما چوہدری

بر غزل مولانا صفدر علی صفدر

گل فردوس سے گلزار بیاباں ہوگا ÷ دشت دُنیا میں عیاں غنچۂ خنداں ہوگا
صحن گلشن میں کھلا غنچۂ یزداں ہوگا ÷ بلبلا فرحہ کہ سرسبز گلستاں ہوگا
رونق افزائے چمن وہ گل خنداں ہوگا

کسکی آمد ہے جھکا ہے جو عرش اعظم ÷ ہے گئے کسکے لئے تو تسلیم کو خم
آمد حضرت عیسی کہ جو آبا کے ہیں ہم ÷ نخل اُمید ہرا ہوگا تیرا اے مریم
رشک گلزار تیرا کلبۂ احزاں ہوگا

تھا شب و روز یہاں شعبدۂ بود و ہست ÷ پر بدل ہو گئی حالت وہ چمن کی [illegible]
کہ گلوں پر ہے عجب بلبل شیدا کی جست ÷ عندلیبان غزلسنج چمن ہیں بدمست
اور ہر ایک مرغ خوش الحان غزلخواں ہوگا

ہوئے گلشن میں گلستاں ہراک شاخ سمن ÷ ہو گئے کھل کھل کے [illegible]
سبزۂ خضرت مخمل کا بچھے فرش صحن ÷ جمع ہر طرف سے ہونگے [illegible] چمن
گل رعنا کو ہر ایک دیکھ کے حیراں ہوگا

کلفتیں دور ہوئیں اب کہاں شور و شغب ÷ رحمت و فضل مسیحا سے مٹا رنج و تعب
بزم عیسی میں شب و روز ہے دور طرب ÷ باغ عالم میں خزاں آ نہ سکی عصیاں کے سبب
فیض سے اُس کے یہ پھر روضۂ رضواں ہوگا

بانیٔ عہد فضل ہے وہ مسیح شاہ شہاں ÷ نور الانوار حقیقی و تجلی مکاں
ہوگا اُس نور سماوی سے منور جو جہاں ÷ کہ شب کفر و کذب کا نہ رہے نام و نشاں
ایسا خورشید صداقت کا درخشاں ہوگا

عرش ہفتم سے اب آئے ہیں مسیح ابن خدا ÷ [illegible] خوشی کی یہ صدا
حمد کرتا ہے تیری لاکھوں فرشتوں کا گروہ ÷ جس کے دیدار کے مشتاق تھے تمام ہوا
بطن اطہر سے تیرے پیدا وہ جہاں ہوگا

عورتوں میں تیرا مریم ہے مقدم پایہ ÷ تجھکو دیگی [illegible] وہ مایہ
جس کے تقدم سے بڑھیگی جہاں کی کایہ ÷ اُتریگی روح القدس تجھ پہ کرکے سایہ
تجھ سے پیدا پسر ایزد سبحاں ہوگا

دیکھئے دیکھئے آتا ہے مسیح شہزادہ ÷ تاج اور تخت کے لینے کیلئے آمادہ
در ابدی ہوں بلند ہو وہ وسیع چوکھٹ ÷ حق نے داؤد سے جسکا کہ کیا تھا وعدہ
تاج اور تخت کا مالک وہ سلیماں ہوگا

محب شاہ ہو فرزند بہشتی و گھر گھر ÷ کہ شہنشاہ عالم بالا ہے سالار لشکر
فوج ابلیس سے حاصل ہمیں ہوگی ظفر ÷ مومن اُس شیر کے ہونگے بہادر صفدر
کوئی شیطان سے ہراساں نہ ترساں ہوگا

واقعات اور آرائیں

اطلاع

سنہ ۱۸۹۶ء اختتام پر آگیا چاہتا ہوں آخری پرچہ نور افشاں میں میرا یہہ مضمون اڈیٹر نور افشاں مہربانی کرکے چھاپ دیں تین باتیں باختصار میں سنانا چاہتا ہوں۔ اوّل آنکہ بڑے خوشی کی بات ہے ہم دیسی عیسائیوں کو خدا کا شکر کرنا واجب ہے کہ وہ چرچ مسیحی دین کی ہمارے ملک میں اچھی منادی کر رہا ہے اور سارے ملک کے سامنے اُسکا روحانی جنگ ہے خدا اس پرچہ پر زیادہ برکت نازل کرے۔

دوئم آنکہ اردو دو پرچے ایک بنام مسیحی اور دوسرا کشف الحقایق بھی جاری ہوئے ہیں اور اُن کے اڈیٹران بھی کچھ جانفشانی و دیدہ ریزی سے کام کرتے ہیں لیکن وہ دونوں ابھی عمر میں بچے ہیں امید ہے کہ اخبار رنگ ڈھنگ کچھ بیٹھیں گے تب وہ بھی دین مسیحی کے اچھے خادم ہو جائیں گے۔

سوئم آنکہ میرے دل میں اس سال کے درمیان دو باتیں شل خار کے چبھتی رہ گئیں چاہتا ہوں کہ آخری پرچہ نور افشان میں اپنے مسیحی بھائیوں کو سنا دوں پہلی بات یہہ ہے کہ کسی گذشتہ کشف الحقایق میں لکھا گیا تھا کہ فرشتوں کو اور بنی اسرائیل کو



اور مقدس لوگوں کو بھی بائبل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اور مسیح کو بھی کہا گیا مگر مسیح کو کس معنے سے کہا گیا ہے اس میں اختلاف ہے آیندہ پرچہ میں اس کا بیان ہوگا لیکن سال تمام ہونے لگا اور اس وعدہ کا ایفا میں نے اُن کے کسی پرچہ میں ابتک نہ دیکھا حالانکہ اسبات کا فیصلہ ہماری ساری منادی سے زیادہ ترضرور تھا اور منادوں کے کہنے سے ہمیں کیا فائدہ اصل بات یہی ہے جسکے سننے کے طالبان حق محتاج ہیں۔ اس لئے میں اُس وعدے کا ایفا کردیتا ہوں غور کرنا چاہئے کہ وہ لوگ کلام میں کس وجہ سے اور مسیح کس وجہ سے ابن اللہ کہلاتا ہے فرشتے اس وجہ سے کہ وہ مثل آدم خدا سے پیدا ہوئے۔ بنی اسرائیل اس وجہ سے کہ حقیقی ابن اللہ اُن میں سے آنے پر تھا مقدس اس لئے کہ وہ روح میں نیا جنم خدا سے پاتے ہیں ابن اللہ ہیں لیکن مسیح کے ابن اللہ ہونے کی وجہ صاف صاف مذکور ہے کہ میں خدا سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں یعنی ذات سے ذات کا خروج وجہ ابنیت ہے اب اس وجہ میں جب کوئی اختلاف کرے ہمیں کیا پرواہ ہے ہمنے کلام میں اُسی کی زبان سے سن لیا کہ وہ خدا سے نکلا ہے اسلئے خدا ہی کی قدرت اور شان اُس میں ہے کیونکہ وہ نور سے نور ہے اور کوئی خدا سے نہیں نکلا سب خدا کے حکم سے موجود ہوئے ذات میں سے صرف وہی نکلا ہے۔ دوسری بات جو چھپنی رہی یہہ ہے کہ اُن کے کسی پرچہ میں مرقوم تھا کہ وہ مباحثہ جو مسٹر اکبر مسیح اور مولوی محمد حسین صاحب کے درمیان ہوا ہے اُس کی نسبت بعض شخص عمادالدین کی رائے سننا چاہتے ہیں۔ اور میں نے فوراً اپنی رائے اُسی پرچہ کے حاشیہ پر لکھکے بھیجدی تھی لیکن ابتک میں نے وہ رائے کسی پرچہ میں چھپی ہوئی نہیں دیکھی شاید بھول گئے یا توجہ نہیں فرمائی +

کوئی بات چھپی نہیں ہے جو ظاہر نہ ہو جائیگی۔ وہ رائے جو میں نے لکھی تھی یہہ تھی۔ کہ ان دو صاحبوں کے مباحثہ کی بابت نہ صرف میری رائے مگر خداوند مسیح کی رائے دریافت کرنا زیادہ مناسب ہے سو مسیح کی رائے یوں ہے کہ (تو کیوں مجھے اچھا کہتا ہے اچھا تو کوئی نہیں مگر ایک یعنے خدا) اس کا مطلب ہم یہی جانتے ہیں کہ مسیح خداوند پسند نہیں کرتا کہ کوئی اُسکو اُلوہیت سے جدا کرکے اچھا کہے اگر وہ اللہ نہیں تو ہرگز اچھا بھی نہیں بلکہ زیادہ تر برا ہے کہ اُس نے کوشش کرکے اپنی نسبت ایسے الفاظ بولے جو محض انسان کو بولنے جایز نہیں ہیں مثلاً میں اور باپ ایک ہیں وغیرہ کسی مخلوق کو ایسے الفاظ بولنے جایز نہیں بلکہ کفر میں داخل ہیں اور مسیح نے تو بہت سی دلیلوں سے اپکو اللہ انسان ثابت کردیا ہے بیچارا دیہات سے وہ دلیلیں نہیں مٹ سکتیں پس اگر وہ خدا نہ تھا اور اُسنے ایسی تعلیم دی جو انجیلوں میں مذکور ہے تو سب معلوں سے زیادہ برا ٹھہریگا نہ اچھا اور اگر اللہ انسان ہے تو ضرور اچھا ہو۔ پس یا تو اسے اللہ انسان مانو تب اچھا کہو یا محض انسان سمجھو اور اچھا نہ کہو + عمادالدین لاہز از امرتسر

جلد جواب دعائے نیک را

ناظرین کو ہم ایک عمدہ خبر دیتے ہیں۔ پرچہ نور افشاں مورخہ ۲۰ نومبر سنہ حال میں پادری احسان اللہ نارووالیہ کی نسبت ہوشیار پور سے یہہ اشتہار دیا گیا تھا کہ خیر خواہان خود امدادی در کلیسیائے پنجاب آیندہ اپنا چندہ خواہ ماہواری خواہ بالمکتہ پاس ڈاکٹر دیانا تھ پریودت سول سرجن ہوشیار پور کے بھیجا کریں۔

اب دیکھئے دعائے ایمان کی زود جوابی اور کیوہ جواب کس کس طرح سے ملتا ہے۔ ادھر خدا نے بذریعہ اس اشتہار کے اپنے بندوں کے پاس اپنے بندہ کی ضرورت پیش کی اور اُدھر اپنے بندوں کے دلوں کو طیار کیا۔ اشتہار کے شایع ہونے کے ہفتہ کے اندر ہی اندر خزانچی ڈاکٹر کے پاس دو خط پہنچ گئے۔ ایک کلکتہ سے اور دوسرا مراد آباد سے پہلے میں پادری کینیڈی صاحب نے ایک اپنی دستاویز مبلغ یکصد روپیہ کی ملفوظ کردی اور دوسرے میں سردار جیون سنگھ وکیل مراد آباد نے پوچھ بھیجا کہ ان کا حصہ ماہواری چندہ کا کتنا ہونا چاہیے۔ اے خدا اپنے بندوں کا ایمان بڑھا۔ پادری کینیڈی صاحب یوں بیان کرتے ہیں۔ مورخہ ۲۷ نومبر کی شام میں خدا کے حضور سرنگون تھا جب اُس نے مجھے کہا کہ احسان اللہ کو ایک سو روپیہ بھیجدے کیونکہ وہ سب چیزوں کے لئے مجھ ہی پر توکل کررہا ہے۔ میں نے اُسی وقت کہا کہ ہاں اے خداوند۔ اگر مجھے معلوم ہو کہ وہ کہاں ہے۔ یہہ تمام ماجرا مجھے ایسا حقیقی معلوم ہوا کہ میں اس انتظار میں ہوگیا کہ کل ڈاک میں بذریعہ کسی خط کے مجھے احسان اللہ کا پتہ ملیگا لیکن بجائے اس کے آج مورخہ ۲۹ نومبر کو میں پرچہ نور افشاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ نے احسان اللہ کی بابت اشتہار دیا ہوا ہے +

پس یقیناً یہہ ہدایت خداوند ہی کی طرف سے ہے سو میں مبلغ ۱۰۰ روپیہ آپ کے پاس احسان اللہ کے لئے بھیجتا ہوں میری اس میں عین خوشی اور عزت ہے کہ میں بھی ایک قلیل رقم ان کی امداد میں بھیجدوں۔ آپ ان تمام واردات کی اطلاع پادری احسان اللہ کے پاس بھیجدیں تاکہ اُن کا حوصلہ بڑھ جاوے +

ہم پادری کینیڈی صاحب کے نہایت مشکور ہیں کہ اُنہوں نے اس اپنے روحانی تجربہ کو بیان فرمایا ہے۔ اس سے نہ صرف احسان اللہ کی خاطر جمعی ہوگی بلکہ ان سب کی بھی جو اس بیان کو پڑھینگے۔ بیشک خدا اپنے بندوں سے گفتگو کرتا ہے اور ان کی سنتا ہے +

راقم دینا ناتھ دت

دیسی ریاستیں اور فرقہ وکلا انگریزی

فرقہ وکلا کی نسبت ملک میں لوگوں کے دو مختلف خیالات ہیں۔ ایک گروہ کا مقولہ ہے کہ یہہ فرقہ حکام وعدالت کو اپنی قانونی معلومات سے کافی مدد پہنچاتا ہے اور واقعی وغیرہ واقعی امور پر روشنی ڈالتا ہے کا

کام ہے جس سے حق بجقدار رسد - اور دوسرے گروہ کا قول ہے کہ یہہ رفتہ واقعی امور کو چھپا کر غیر واقعی باتوں کو اس طرح ظاہر کرتا ہے جس سے انصاف کا خون ہوجانا ممکن ہے - آجکل ہماری میز پر کچھ کاغذات ایسے پڑے ہوئے نظر آتے ہیں جن سے صاف عیاں و آشکارہ ہوتا ہے - کہ ایک معزز رئیس انگریزی تعلیم یافتہ (مسٹر این - احمد - اجمیر) اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ دیسی ریاستوں میں انگریزی وکلا کو کیوں اجازت نہیں دیجاتی ہے - نہ صرف اتنے ہی پر اکتفا کیا ہے بلکہ ریاستہائے دیسی کی بہت سی کمزوریاں کھول کے دکھائی ہیں - اس پر مسٹر محمد تقی شروانی وکیل ریاست گوالیار ہماری عادل و مادر مہربان گورنمنٹ عالیہ کے قوانین کے خلاف چلنے کی کوشش کر رہے ہیں اور علاوہ ازیں عملداری قیصری کے قوانین کو ہیچ سمجھتے ہیں - ان دو صاحبان کی تحریرات سے اودھ اخبار سیاہ ہو رہا ہے - حیف صد افسوس - کہ آجکل اس روشنی کے زمانہ میں بھی ریاستہائے دیسی کے مدار اپنی خفگی سے باز نہیں آتے ہیں - اور جدھر دیکھئے اُدھر انصاف کا خون کرنے اور عقل کے پیچھے لٹھ باندھے ہوئے پھرتے ہیں - یاد رہے کہ ہماری موجودہ گورنمنٹ عیسائی گورنمنٹ ہے - اس میں ظلم کرنا نانی کا گھر نہیں ہے -

نامہ نگار

سوشل گیدرنگ اجمیر

مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۹۶ء بوقت شام ہم کو انڈین کرسچن ایسوسی ایشن میں جانیکا اتفاق ہوا یہاں پردیسی مسیحی جنٹلمین کو دیکھکر بہت خوش ہوئے - اب اس کے متعلق ایک اور شاخ افتتاح کی گئی ہے جو کہ سوشل گیدرنگ کے نام سے نامزد ہوگی اس کے اغراض کا خلاصہ دیسی کرسچن کی بہبودی - اس کے اخراجات تمام جناب بزرگ پادری تارا چند صاحب اپنی جیب خاص سے عنایت کیا کریں گے - ہمارے ملک ہند میں ایسے دیسی مسیحوں کی اشد ضرورت ہے - (نامہ نگار)

ایک نارووالیہ

پیارے نارووالیہ دکڑے تو نہیں - مگر آپ سے تو میں متفق ہوں - میں جانتا ہوں کہ نارووال نہ صرف خطۂ یونان ہے - بلکہ مردم خیز زمین ہے - پر میں پوچھتا ہوں - کہ کون سے خاص آدمی ہیں جن پر آپکو اسقدر فخر ہے - کیا پادری احسان اللہ پر (یا دش بخیر) وہ تو فقیر آدمی ہیں - وہ تو کبھی بات کا فخر نہیں کرتے - آپ کیوں اسقدر فخر کرتے ہیں - کیا نارووالے سیاہی پر فخر ہے - اگر یہہ ہے تب تو بجا ہے - کہ آپ معترض کا منہ بند بھی کر دیا کرتے ہیں مجھ کو بھی تو نارووالیوں پر فخر ہے - مگر بیجا فخر بیجا ہے پر تو میں سوائے اپنی کمزوریوں کے فخر نہیں کرتا - ہاں صلیب پر فخر ہے - اور ہاں نارووال کے صلیبی سپاہیوں پر فخر ہے - آپ کا فخر بجا ہے - اگر آپ صلیب کے بہادر سپاہی پادری احسان اللہ کی امداد فرماتے ہیں - نہ تحریر و تقریر سے - بلکہ کھانے اور کپڑے سے بھی - کیونکہ اگر آپ نے اُن سے کوئی روحانی نعمت حاصل کی ہے - تو چاہیئے کہ سب نارووالے جسمانی چیزوں میں اُنکی امداد کریں - تاکہ نہ صرف پنجاب میں بلکہ کل ہندوستان میں سلف سپورٹ کی نظیر قایم ہو -

راقم ابو الفضل

میلہ خواجہ صاحب

ہفتہ گذشتہ میں ہم نیوز نوٹس میں اس میلہ کی نسبت کچھہ لکھ چکے ہیں - یہہ میلہ سال بسال اس شہر میں ہوا کرتا ہے - اہل اسلام عمدان ملک کے یہاں زیارت کو آتے ہیں - اور جہلا لوگ مرادیں مانگنے کو - تاجران دونے کے چوگنے کرنے کو - طوائفین گناہ منوانے کیلئے - یہہ میلہ بڑی دھوم دھام کے ساتھ بخیریت ختم ہوگیا - بیچارے پردیسی لوگوں کو فقیر بنا کر گدا بنا گیا - کچھہ تو روپیہ درگاہ میں داخل ہوتے ہی خرچ ہوا - باقی شب کے وقت تھئٹریکل کمپنیوں نے لوٹا - یہہ معاملہ یا وقوعہ ہمارا چشم دیدہ ہے - (نامہ نگار)

انڈین نیشنل کانگرس کیلئے ڈیلیگیٹس کا انتخابی جلسہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ مہاراجہ پتانہ ماوہ ٹاؤن ہال آئس ۳ میں فراہم ہوا تھا - دیسی مسیحی بہت کم شامل تھے - بیشک دیسی مسیحیوں کی ایسے جلسوں میں شرکت کی ضرورت نہیں -

پیدایش مسیح

آج عالم میں ہوا سرور عالم پیدا
اپنی صورت میں کیا جسنے یہہ آدم پیدا

شکر صد شکر الٰہی کہ بڑا دن آیا
اب گنا ہو کبھی نہ دل میں شب غم پیدا

کہدو یوسف سے کہ یعقوب کے گھر کا مالک
بطن مریم سے ہوا خالق مریم پیدا

شاد و مسرور ہوں مجروح سنان ابلیس
زخم عصیاں کیلئے ہوگیا مرہم پیدا

مانگتے ہیں یہہ مسیحا سے مسیحی مل کر
میل دل پر نہ رہے میل ہو باہم پیدا

کیا عجب فیض قدیمانہ عیسیٰ سے دلا
آج ہوجائیں نئے سرے اگر ہم پیدا

یوں مسیحا میں خدا اور ہے انسان بہم
معنی جس طرح مضارع سے ہیں توام پیدا

نور ایماں کا نمو خون مسیحا پہ ہے
برگ گل پر یہہ ہوا قطرہ شبنم پیدا

کاش چرنی ہو یہہ عیسیٰ کیلئے امکنت
آرزو ہوتی ہے دل میں یہی ہر دم پیدا

کیدار ناتھہ فرخ آباد

لنڈن - دسمبر ۲۰ - روسی سفیر - ایم نیلی ڈاف دیگر سفیران یوروپ مقیمہ قسطنطنیہ کے روبرو چند تجویزات منجملہ اُن تجویزوں کے جو لارڈ سیلسبری کے پروگرام میں درج ہوکر اعلحضرت یورپ کی خدمت میں پیش کی گئی تھیں پیش کرنے والے ہیں *

لنڈن سے خبر آئی کہ اٹلی و فرانس کے زور دینے پر باب عالی نے آرمینوں کو عام معافی دیدی *

رڑکی کالج کے انٹرنس امتحان میں سات دیسی پاس ہوئے جنمیں چار پنجابی



مضامین مفید المبتدین

عزیز بچو۔

قدیم زمانے میں ایک آدمی تھا جس نے خدا کے گھر کو پیار کیا وہ کہتا تھا کہ میرے لئے خدا کے گھر کی دربانی شرارت کے خیمے میں رہنے سے بہتر ہے اب اس جگہہ پھر میں تم سے ایک بات پوچھوں یہہ آدمی کون تھا۔ ذرا غور سے جواب دینا۔ کیا کہا داؤد؟ بیشک تم نے ٹھیک بتایا۔ ایک دفعہ داؤد کی روح میں یہہ آرزو پیدا ہوئی کہ میں خدا کے لئے ایک گھر بناؤں اُسے اِس بات کی نہایت ہی خواہش تھی مگر خدا نے اِس بات کو منظور نہ کیا +

اب ذرا اس سے اپنے حال کو مقابلہ کرو۔ ہمارے لئے تو آجکل بہت گرجا گھر ہیں ذرا اپنے دل میں نظر ڈال کر بتاؤ کہ ہم بھی اِن پاک مکانوں کی محبت داؤد کی سی رکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر تم غور سے سنو اور پھر اُسپر عمل بھی کرو تو میں تمہیں بتا سکتی ہوں کہ تم خدا کے لئے اپنی محبت دکھلا سکتے ہو۔ تو ذرا خیال سے سننا کہ تم کس طرح اپنی محبت خدا کے لئے ظاہر کر سکتے ہو +

(۱) عبادت گاہ میں حاضر ہونے سے۔

ہر سبت کے دن سب چھوٹے لڑکوں کو صاف ستھرا ہاتھ منہہ اور شفاف دل لیکر سبت سکول میں حاضر ہونا چاہیے۔ اِتنا ہی کافی نہیں بلکہ ان کا سبق اچھی طرح یاد ہو اور وہ خود سننے اور سیکھنے کے لئے تیار ہوں۔ کیونکہ تم اپنے آپ گھر بیٹھے بہت کچھ نہیں سمجھ سکتے اور تمہارے حاضر ہونے سے اور لوگ بھی خداوند کی عبادت کے لئے جمع ہونے میں اُبھارے جائینگے +

(۲) اپنے ساتھیوں کو مسیح کے پاس لانے سے +

تہہ دل سے کوشش کرو کہ تمہارے دوست آشناؤں میں سے کوئی بھی سبت سکول میں حاضر ہونے سے نہ رہے۔ یہہ کس طرح کروگے؟ محبت سے اور سبت سکول میں اپنے ساتھ لے جانے سے +

(۳) بڑے لوگوں کو بھی مسیح کے پاس لانے سے +

بہت دفعہ والدین اور بھائی بہن چھوٹے بچوں کی نیک بختی اور وسیلے سے مسیح کے پاس لائے جاتے ہیں جیسا کہ اس مثال سے ظاہر ہو +

ایک آدمی کا ذکر کرتے ہیں کہ بہت ہی برا تھا کبھی گرجا کو نہیں جاتا تھا اور سخت ہی گالی دینے والا اور غصیلا آدمی تھا۔ اُس کی ایک بیٹی بھی تھی جسے وہ بہت ہی پیار کرتا تھا۔ وہ لڑکی جب کچھ بڑی ہوگئی تو ایک دن اپنی استانی کی ملاقات کو گئی جب سے اُس نے یہہ سیکھا کہ کھانے سے پیشتر خداوند کی برکت مانگنی چاہیے۔ گھر آن کر اُس نے اپنے باپ کو کہا کہ کھانے پر تم بھی برکت مانگو لیکن اُس نے نہ مانا۔ پر بیٹی کے بار بار برکت مانگنے سے وہ ایسا شرمندہ ہوا کہ اُس نے اپنے آپ کو مسیح کے حوالے کیا اور اب سے وہ برابر دعا مانگنے لگا +

(۴) مسیح کی مانند بننے سے۔

اس سے یہہ مراد ہو کہ ہر وقت کی بات چیت اُٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے۔ کھانے کھیلنے اور دوستوں کی میل جول یعنی کل تعلقات میں مسیح کی مانند ہونا چاہیے۔ اب میں تمہیں ایک لڑکے کے خواب سے یہہ بتانا چاہتی ہوں کہ دُنیا ہمیں کیا دیتی ہے۔ اور خدا سے ہمیں کہاں تک دور کرنا چاہتی ہے +

ایک دفعہ ایک لڑکا خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ شہر کا سب سے بڑا امیر آدمی اُس کے پاس آیا اور کہا کہ میرے پاس اِس قدر روپیہ اور جائداد ہے کہ میں سنبھال نہیں سکتا اگر تم لینا چاہو تو میں سب کچھ تمہیں دیدونگا۔ اِس کے بعد ایک منصف نے آن کر اُس کے پاس درخواست کی کہ میں سارا دن کچہری میں بیٹھا بیٹھا تھک جاتا ہوں اگر تم میری جگہہ منظور کرو تو میں خوشی سے دینے کو تیار ہوں +

پھر ایک بڑے ڈاکٹر نے عرض کی کہ میں اپنے پیشے سے سیر ہوگیا ہوں اگر تو چاہے تو میرا کام لے لے۔ اور مجھے آرام کرنے دے۔ آخر کار ایک بوڑھا شرابی اُس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں اب مرنے کے قریب ہوں میری ہمیشہ خوش رکھنے والی عادت تم لے لو۔

یہہ صرف ایک خواب ہی کا خیال نہیں بلکہ عین جاگتے ہوئے بھی نوجوان لوگ دُنیا میں پھنس رہنا چاہتے ہیں کہ ہمیں یہہ کچھ اور وہ مل جائے۔ بہت لوگ خیال کرتے ہیں جو شخص اپنی زندگی خداوند کے لئے وقف کر دیتا ہو اُس نے گویا اپنی زندگی اور تمام لذات دُنیا کھو دیں +

اب آخر میں میں تمہاری توجہ پھر داؤد کی طرف لانا چاہتی ہوں کہ وہ کتنا بڑا امیر اور ایک تخت دُنیا کا بادشاہ تھا اور اُس کے پاس کیا کچھ اسباب دُنیا موجود تھا پھر بھی اُس نے یہی خواہش کی کہ مجھے اِس شاہی سے خدا کے گھر کی دربانی اچھی ہے۔ شاید تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلے زمانے میں یورپ کا دستور تھا کہ گرجا گھر میں خون نہیں کرتے تھے اسی واسطے جس شخص کو خطرہ جان ہوتا تھا وہ گرجا گھر میں پناہ گزین جا ہوتا تھا تاکہ وہ اپنے جسم کو بچائے مگر داؤد اِس غرض سے نہیں بلکہ اپنی روح بچانے اور خدا کی سچی محبت کے لئے خدا کے گھر کو پیار کرتا تھا +

جو تیرے گھر میں بستے ہیں + کیا ہی مبارک وہ انسان
ستائش تیری کریں گے + اور شاد اور شادمان
کہ جن کو تجھ سے سیری ہے + راہ اُن کے دل میں تیری ہے

حمد آسمانی فوج شریف – گاتی ہے رب کی تعریف ع ع
صلح اب زمین پر ہو – خوشی بنی آدم کو ع ع
تو خداوند حق معبود – ہوا جسم میں موجود ع ع
ابن اللہ جو عالیشان – ہوا انسانوں میں انسان ع ع

---

۳ ——— ۴

۳ ——— ۴

اِطلاع

اب سال قریب الاختتام ہے - ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیندہ سال کون کون صاحب نور افشاں کو خرید فرماوینگے - ہر ایک پرانے خریدار کے پاس ایک خط مذکورہ ذیل مضمون کا معہ مابقا اور سال آیندہ کے حساب کے بھیجا جاتا ہے اور اطلاع دی جاتی ہے کہ نور افشاں کی قیمت کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ختم ہوجائے گی لہذا ہم بر تفصیل حساب ملتمس ہیں کہ حتی الامکان واجب الادا قیمت بھیجکر ممنون فرماویں ورنہ تاریخ مذکورہ بالا کے بعد اخبار بند کیا جائے گا اور یہہ سمجھا جائے گا کہ آپ کو خریداری منظور نہیں - گذشتہ سال اس قاعدہ پر عملدرآمد نہونے سے بہت لوگوں کے ذمہ قیمت اخبار باقی رہ گئی لہذا مکرر درخواست کیجاتی ہے کہ حساب بہت جلد بیباق کردیں - اور ہم سب کو یقین دلاتے ہیں اور ایک ماہ پہلے آگاہ کردیتے ہیں کہ نوروز سے پیشتر جس قدر اخباروں کی قیمت وصول ہوجائیگی آیندہ سال اُتنے ہی اخبار چھپینگے - اگرچند ہفتوں کے بعد قیمت وصول ہوگی تو اُتنے ہی اخبار نہ مل سکینگے - اگر قیمت کی بابت دریافت کرنا ہو تو مہتمم اخبار سے دریافت کرلیں +

پادری - اے - ایچ - بولنگ صاحب - اڈیٹر - ان چیف ومہتمم اخبار نور افشاں کیواسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا